126265- نماز میں ستر کی حدود کیا ہیں؟

سوال

سوال: ستر کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی حد بندی کیا ہے؟ اگر کسی شخص کو شاک گزرے کہ اس کے ستر کا کچھ حصہ نماز میں عیاں ہو جاتا ہے تو کیا اس کی نماز ٹوٹ جائے گی؟

پسندیدہ جواب

اول:

لغوی طور پر عربی زبان میں ستر پر "الْعَوْرَةُ" کا لفظ بولا جاتا ہے جو کسی بھی درے میں پائے جانے والے نخل کو کہتے ہیں۔

نعت کی کتاب: "المصباح المنیر" میں ہے کہ:

جس چیز کو بھی انسان حیا اور شرم کی وجہ سے ڈھانپنے سے [اردو میں ستر اور] عربی میں "عَوْرَةُ" کہا جائے گا۔

فقہائے کرام کے ہاں ستر یہ ہے کہ:

جسم کے جس حصے کو بھی مرد یا خاتون کیلئے عریاں کرنا حرام ہے اسے ستر کہتے ہیں۔

اور فقہائے کرام کے مطابق ستر پوشی اسے کہتے ہیں کہ:

انسان چاہے مرد، عورت یا مخنث کوئی بھی ہو، اس کا اپنے جسم کے اس حصے کو ڈھانپ کر رکھنا جسے عیاں کرنا عار اور شرمندگی کا باعث ہو ستر پوشی کہلاتا ہے۔

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (24/173)

دوم:

نماز کے درست ہونے کیلئے ستر ڈھانپنا شرط ہے؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

(خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ)

ترجمہ: کسی بھی مسجد کے پاس [جانے کیلئے] لباس زینت زیب تن کر کے جاؤ۔ [الأعراف: 31]

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ:

"زینت سے مراد نماز کیلئے لباس ہے"

تفسیر طبری: (12/391)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (کسی بھی بالغہ عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا)

ابوداؤد: (641) اور ترمذی: (377) نے اسے حسن قرار دیا ہے جبکہ ابانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

اسی طرح المعنی: (1/336) میں ہے کہ:

"ستر کو ایسے انداز سے ڈھانپنا کہ یہ نمایاں نہ ہو اور نہ ہی جسم کے خدو خال اسے عیاں ہو نماز کے صحیح ہونے کیلئے شرط ہے، امام شافعی اور اصحاب رائے کا بھی یہی موقف ہے" انتہی

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جمہور اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ ستر کو نماز میں ڈھانپنا شرط ہے" انتہی

فتح الباری: (1/466)

سوم:

نمازی کیلئے اپنے ستر کو دوران نماز ڈھانپ کر رکھنا تمام مسلمانوں کے ہاں واجب ہے، مرد کا ستر جمہور اہل علم کے ہاں ناف سے گھٹنے تک ہے۔

مزید کیلئے دیکھیں: المعنی (3/7)، الاستذکار (2/197)، فتاویٰ اسلامیہ (1/427)

جبکہ عورت کے نماز کیلئے ستر بالوں سمیت عورت کا پورا جسم ستر ہے، ماسوائے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے، چنانچہ اگر اس طرح نماز ادا کرے تو اس کی نماز منقطع طور پر مکمل ہے۔

مزید کیلئے دیکھیں: "الإقناع فی مسائل الإجماع" از: ابن قنطان (123-1/121) اور اسی طرح "الشرح الممتع" (2/160) اور اس کے بعد والے صفحات کا مطالعہ کریں۔

چارم:

نمازی نماز میں داخل ہوتے وقت مطمئن اور پر یقین ہو کہ اس کا ستر ڈھانپا ہوا ہے لیکن درمیان میں اسے یہ شک گزرے کہ ستر کا کچھ حصہ عیاں ہے تو شک چھوڑ دے اور اپنی نماز مکمل کرے؛ کیونکہ یقینی طور پر اس نے ستر ڈھانپا ہوا ہے لہذا یقین کو شک کی بنا پر ختم نہیں کیا جاسکتا اور ایسی صورت میں شک کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

بخاری: (137) اور مسلم: (361) میں عباد بن تیمم اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی ایسے شخص کے بارے میں شکایت کی گئی کہ اسے دوران نماز محسوس ہوتا ہے کہ ہوا خارج ہو گئی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ اس وقت تک نماز مت توڑے جب تک آواز یا بدبو نہ سونگھ لے)

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ حدیث اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول بیان کر رہی ہے اور یہ اصول فقہی قواعد میں سے عظیم قاعدہ ہے، یعنی کہ ہر چیز کا یقینی حکم باقی ہے جب تک اس کے متضادم یقینی دلائل ثابت نہ ہو جائیں، لہذا وقتی طور پر پیدا ہونے والا شک اس چیز کے اصلی حکم پر اثر انداز نہیں ہوگا" انتہی

البتہ نمازی کی ذمہ داری ہے کہ نماز میں داخل ہونے سے پہلے مکمل تیاری کر لے اور ایسا لباس زیب تن کرے جس میں یقینی طور پر ستر ڈھک جائے اور ایسے لباس سے بچے جس میں دوران نماز ستر کے عیاں ہونے کا خدشہ ہو، مثال کے طور پر ٹی شرٹ وغیرہ جو کہ پتھلی جانب سے عام طور پر سرک جاتی ہیں اور رکوع یا سجدے میں جاتے ہوئے ستر عیاں ہو جاتا ہے۔

مزید کیلئے آپ سوال نمبر: (3075) اور (107701) کا مطالعہ بھی کریں۔

واللہ اعلم.